

سوال ذکوۃ کے مصارف اور سماجی اثرات بتاتے

یوٹے وضاحت کہ اسکی تقسیم سے غربت کا خاتمہ کیسے ہوگا۔

جواب

۱- تعارف

ذکوۃ کو اسلامی معاشی نظام میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ یہ مالی عبادت ہے جس میں مفورت نہ ذات دولت کی معاشرے کے محروم طبقہ کی فلاح و بہبود و بہبود کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ذکوۃ کی ادائیگی سے دولت داروں کا کم ہوتا ہے۔ دولت کے گردش میں آنے سے غربت و گھون کی قوت فریب میں اضافہ ہوتا ہے جو کہ اشیاء کی قلت میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ اس سے سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے اور مزید نوکریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جس سے عوام غربت سے باہر آجاتے ہیں اور ملکی خوشحالی کا پیہ چل پڑتا ہے۔

ب - ذکوۃ کے مصارف

ذکوۃ کے مصارف سے مراد وہ مخصوص طبقہ ہے جن میں موجود لوگوں پر ذکوۃ کی رقم خرچ کی جاسکتی ہے۔ ان کی تعداد آٹھ ہے اور قرآن مجید کی صورت تو ہے ان کا ذکر ملتا ہے۔ آٹھ مصارف درج ذیل ہیں

۱- فقراء

یہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے ذکوۃ کے علاوہ اور

کوئی چارہ نہیں۔ جیسا کہ سہارہ لوگ جن کے پاس
اپنے علاج کے لیے رقم نہیں تھی

ii - مساکین

سہارہ لوگ ہیں جو کہ رزق نہیں
کما سکتے مگر عزت نفس کی وجہ سے سوال بھی نہیں
کرتے جیسا کہ عسرو اور افراد

iii - عاملین

عاملین سے مراد زکوٰۃ کے محکمہ میں
کام کرنے والے لوگ ہیں۔ ان کی نچوڑ میں بھی زکوٰۃ
کی رقم سے ادا کیا جاسکتی ہے

iv - مولفہ قلوب

ایسے لوگ جنہوں نے حال ہی میں
اسلام قبول کیا ہے ان کی دل جوئی کے لیے بھی انہیں
زکوٰۃ کی رقم ادا کی جاسکتی ہے

v - یتیموں کی رہائی کے لیے

زکوٰۃ کی رقم کو یتیموں کی رہائی
کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے

vi - غار میں

زکوٰۃ کی رقم کو کس ضامن یا مفروض

کی رقم ادا کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے

۷۱۱ - فی سبیل اللہ

اللہ کی راہ میں دین کی خوشنودی
کے لیے سراجاً عام دینے والے کاموں کے لیے بھی
زکوٰۃ کی رقم ادا کی جاسکتی ہے۔ بیسالہ خیابان یا پھر
دین کی اشاعت کے سلسلہ میں

Add the Ayat as well which
indicates these masarif of zakat

۷۱۲ - اور سبیل

اگر کوئی مسافر راستہ میں محتاج سے
جاڑے لو اس کی اور ابھی زکوٰۃ کی رقم سے کی جا
سکتی ہے

پ زکوٰۃ کے سماجی اثرات اور غربت کا
خاتمہ

۱ - دولت کے ارتکاز میں کمی

زکوٰۃ کی ادائیگی سے پیب امیر طبقہ
سے غریب طبقہ کی طرف جاتا ہے جس سے دولت
کے ارتکاز میں کمی واقع ہوتی ہے۔ حضور کا
ارشاد ہے

» اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی

سے تاکہ ان سے امیروں سے لے

کر ان کے غریبوں کو دی جاسکے

ب۔ دولت کی گردش میں اضافہ

زکوٰۃ کی ادائیگی سے معاشرے
میں دولت کی گردش میں اضافہ ہوتا ہے جس
سے غریب میں واقع ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں
ارشاد ہوا ہے

Highlight the references

”تاکہ مال تمہارے امراد میں رہی نہ
گردش کرتا رہے“

پ۔ عوام کی قوت خرید میں اضافہ

زکوٰۃ کی ادائیگی سے عام عوام
کی قوت خرید میں اضافہ ہوتا ہے جس سے وہ اپنی
بنیادی ضروریات پوری کرتے ہیں اور غربت میں کمی آتی
ہے

ح۔ سرمایہ کاری میں اضافہ اور صنعتوں کا قیام

عوام کے قوت خرید میں اضافہ کی وجہ
سے کمزوری مانگ میں اضافہ ہوتا ہے جس کی
وجہ سے سرمایہ گردش میں آتا ہے اور صنعتیں قائم
ہوتی ہیں۔ حقون کا ارشاد ہے

وہ صنعتوں کے ذریعے رزق کا
حصول انسان پر فرض کفایہ ہے

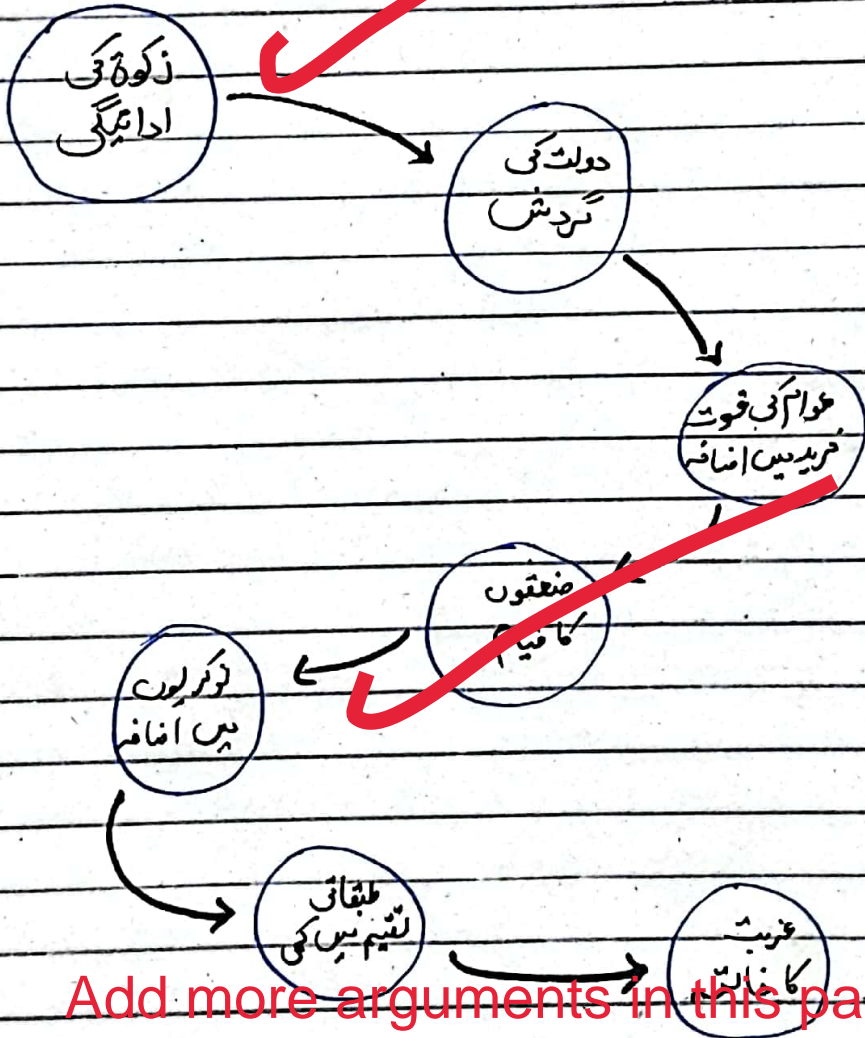
ج۔ نوکریوں میں اضافہ

صنعتوں کے قیام سے

ڈوٹریوں میں اضافہ ہوتا ہے جس سے معاشرے کے
 سب سے زیادہ غرت سے روزی کما سکتے ہیں اور غریبوں
 ہی واقع ہوتی ہے۔

Add references/examples against
 your arguments ج - طبقاتی تقسیم میں کمی

زکوٰۃ کی ادائیگی سے
 اعداد کے نیچے میں پیدا ہونے والے ذرائع معاش کی وجہ
 سے متوسط طبقہ میں اضافہ ہوتا ہے اور غریب
 کا فرق کم ہوتا ہے۔



Add more arguments in this part.

Short
 Answer

Db

ج-حرف حاصل

زکوٰۃ دین اسلام کا ایک
بنیادی جزو ہے۔ یہ معاشرے کے لیے طے کر دیا جاتا
ہے جس کے لیے روزی کو یا اپنی ضروریات کو
پورا کرنے کے لیے کوئی اور جائز طریقہ باقی نہیں
بچتا۔ زکوٰۃ کی رقم سے یہ محروم طبقہ اپنی بنیادی ضروریات
کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے ذریعہ معاش کو
مستقل کرنے کی طرف توجہ دے سکتا ہے اور غریب کی
دلدل سے باہر آسکتا ہے۔

A 20 marks answer should have
around 15
subheadings/arguments and be
on 8-9 pages

Improve the paper presentation,
references and the headings
quality part

Attempt and upload a single qs at a time. Work on the pointed mistakes. And then upload the next answer

سوال 2: اسلامی معیشت کے رہنے والے اصول بیان کریں
کیا یہ اصول عصر حاضر کے معاشی مسائل کو حل کر سکتے ہیں، وضاحت کریں۔

جواب تعارف

اسلام ایک مکمل منسلکہ حیات فراہم کرتا ہے جس میں انسان کی معاشی زندگی سے متعلق ہر تفصیل سے احکامات موجود ہیں۔ جو کہ نہ صرف انسان کی معاشی فلاح و بہبود کے لئے ضروری ہیں بلکہ عصر حاضر کے معاشی مسائل کا بھی خوبی سے تدارک کرتے ہیں

اسلامی معیشت کے رہنے والے اصول

1- لہذا چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے

دنیا میں جو کچھ بھی موجود ہے سب اللہ تعالیٰ کے نظام قدرت کا حصہ ہے اور وہی پرہیزگار خالق و مالک ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

”جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ کا ہے“

ب- انسان کو ذاتی ملکیت کا حق

انسان کو ذاتی ملکیت کا حق دیا گیا ہے کہ وہ زمین پر موجود اللہ کی تمام نعمتوں کو اجانت کے طور پر استعمال کر سکتا ہے

”اور دنیا میں جو کچھ تمہارا حصہ ہے اسے بھول نہ جاؤ“

ب۔ محنت کی تلقین

اسلام میں انسان کو محنت کرنے
لینا رزق تلاش کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ قرآن
مجید میں ارشاد ہے

”لو تم زمین پر پھیل جاؤ اور اللہ
کا فضل تلاش کرو“

ج۔ جوئے کی مخالفت

اسلام ایسے ذرائع سے حاصل کیے ہوئے
مال کو حرام سمجھتا ہے جس میں محنت شامل نہ
ہو بلکہ فست کا عمل داخل زیادہ ہو۔ ارشاد سوا ہے

”شراب، جوار، فال کے تیر اور بت سب
حرام ہیں۔“

ج۔ سود کی مخالفت

جوئے کی طرح سود میں بھی محنت کا عنصر
شامل نہیں ہے بلکہ ایسا بھی حرام ہے

”اے ایمان والو، دو گنا جو گنا سود
نہ لو“

ح۔ حلال معنی کمانے کی تلقین

اسلام نے انسان کو حرام سے بچنے

اور صرف حلال طریقے سے حاصل ہونے والی کمانے کا حکم
دیا ہے

” اے لوگو! ان چیزوں میں سے کھاؤ
جو حلال اور پاکیزہ ہیں “

ح - رشوت کی روک تھام

اسلام نے رشوت لینے اور دینے والے
دونوں کے لئے شدید الفاظ میں سزا کا ذکر کیا ہے

” رشوت لینے اور دینے والا دونوں
جہنمی ہیں “

د - خیانت نہ کرنے کا حکم

اسلام نے ہر طرح کے لین دین میں
امانت کا حکم دیا ہے اور خیانت کی ان الفاظ میں
مناہت عین ہے

” خیانت کرنے والے کو خیانت کی
بیوٹی چیز روز محشر لٹا کر ترقی ہوگی “

ذ - چوری کی ممانعت

اسلام میں چوری سے متعلق
سنت حکم بنا یا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اسناد سے

” چوری کرنے والے کے ہاتھ کاٹ دینے
چاہیے “

ص۔ زکوٰۃ کا نظام

اسلام میں دولت کے ارتکاز کی نفی کے لئے ضرورت سے زائد مال پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے۔ حدیث شریف ہے

” اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے امیروں سے لے کر غریبوں کو دی جائے“

ض۔ دیگر صدقات

اسلام میں زکوٰۃ کے علاوہ دیگر صدقات جیسے فطرانہ وغیرہ کی بھی تلقین کی گئی ہے۔ تاکہ دولت امیر طبقے سے محروم طبقے کی طرف جا سکے

عصر حاضر کے معاشی مسائل کا حل

1۔ دولت کے ارتکاز میں کمی

عصر حاضر کا ایک بڑا مسئلہ دولت کا ارتکاز ہے۔ اسلام زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعے اس مسئلہ کے حل کی طرف قدم بڑھاتا ہے

2۔ غربت کا خاتمہ

دور حاضر کا ایک بڑا مسئلہ غربت ہے۔ اسلام نہ صرف محنت کی تلقین کرتا ہے بلکہ زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعے معاشی برتری کا موقع بھی فراہم کرتا ہے

3 - دولت کی گردش / سرمایہ کاری میں اضافہ

زکوٰۃ اور صدقات سے لوگوں کی قوت خرید میں اضافہ ہوتا ہے جس سے اشیا کی مانگ میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس مانگ کو پورا کرنے کے لیے سرمایہ کار سرمائے کو خرچ کرتے ہیں اور نیٹریاں لگاتے ہیں۔

4 - بے روزگاری میں کمی

فیکٹریوں کے لگنے سے روزگار پیدا ہوتا ہے اور بے روزگاری میں کمی واقع ہوتی ہے۔

5 - سرمایہ دار طبقہ پر حد

منزب کے سماجی نظام کی سڑی قیادت پر ہے کہ سرمایہ دار طبقات بہت سی قسم کی کوئی حد نہیں ہوتی جس کی وجہ سے وہ مزدور طبقہ کا استحصال کرتے ہیں۔ اسلام میں استحصال کی بجائے سادگی، تقویٰ اور تفیق کی آئی ہے۔

”ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور
اپنی تقویٰ سے تجارت کے ذریعے
نفع کھاؤ“

6 - مزدوروں کے حقوق پر خصوصی ٹوب

دوبہ حافر کا ایک بڑا مسئلہ مزدوروں

کا استعمال ہے۔ اسلام میں مزدوروں کے حقوق کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے۔

”مزدور کو اس کی کھائی اسکا پسینہ خشک ہونے سے پیدا ادا کر دو“

7- ذخیرہ اندوزی کی مخالفت

اسلام میں ناجائز نفع کی خاطر مال کی ذخیرہ اندوزی کی سنت الفاطسین مذمت کی گئی ہے۔ حضورؐ نے ذخیرہ اندوزوں پر لعنت کی ہے۔

8- طبقاتی تقسیم کا خاتمہ

اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرنے سے معاشرے میں طبقاتی تقسیم سے گمی آتی ہے جو کہ عصر حاضر کا ایک بڑا معاشی مسئلہ بنا جا رہا ہے

9- صدقات کی نفی

مغربی معاشرے کی ایک بڑی قیادت صدقات کا فروغ ہے۔ اس کی وجہ سے عام عوام کو نفع بٹورنے کی خاطر ایسی اشیاء لینے کی لالچ مٹائی جاتی ہے جو کہ ان کو ضرورت نہیں ہوتیں۔ اسلام کے ضرورت سزا دہ دولت کو صدقہ کرنے کی حوصلہ افزائی کی ہے اور صدقات کی نفی کی ہے۔

خوف آخر

اسلام کا معاشرتی نظام انسانی فلاح
و لیبود کو فروغ دیتے ہیں۔ یہ نہ صرف معاشرے کے
ہر فرد کو معاشرتی طور پر ترقی کرنے کا مناسب موقع فراہم
کرتے ہیں بلکہ عمر وافر کے تمام مسائل کا حل
اپنے اندر سموتے ہوئے ہیں۔

حج کی قرآن اور حدیث کی روشنی میں اہمیت بیان کریں اور
حج کے روحانی، اخلاقی اور سماجی فوائد بیان
کریں۔

سوال 3

تعارف

جواب

حج اسلام کی فرض عبادت میں سے ایک
فرض عبادت ہے جو کہ ہر صاحب استطاعت
مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ کرنا فرض ہے۔ حج کی
فرضیت و اہمیت کا ذکر قرآن و حدیث میں متعدد
جگہ پر کیا گیا ہے۔ حج کے ادا کرنے سے نہ صرف حجاج
کرام کو روحانی اور اخلاقی فوائد حاصل ہوتے ہیں بلکہ
اسلامی معاشرہ بحیثیت کل اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔
حج کی اہمیت اور اس کے فوائد کا ذکر تفصیل کے ساتھ
مندرجہ ذیل سطروں میں کیا گیا ہے۔

حج کی قرآن مجید کی روشنی میں اہمیت

قرآن مجید کی روشنی میں حج کی فرضیت و
اہمیت کا اندازہ مندرجہ آیات سے لگایا جا
سکتا ہے۔

1۔ ہر صاحب استطاعت شخص پر فرض

”انسافون ہر اللہ لقایا کاب حق ہے کہ جو
بھی صاحب استطاعت ہو وہ بیت اللہ
کا حج کرے“

اس آیت میں حج کی فرضیت کے ساتھ ساتھ
الیہ لوگوں کے لیے بھی آسانی پیدا کی گئی ہے جو کہ حج کا
سفر کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں

2- زمانہ قدیم سے جاری سلسلہ حج

” سب سے پہلا پھر جو اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کے لئے مقرر کیا وہ مکہ میں ہے۔ یہ بلکہ والا پھر ہے اور نئے آج ہی ان کے لئے یہاں ہے“

اس آیت سے حج کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ امت محمدی سے پہلے آنے والے پیغمبروں کی امتوں کے لئے بیت اللہ کے حج کو بابرکت قرار دیا گیا تھا اور یہ سلسلہ تب سے اب تک چلتا آ رہا ہے۔

3- حج کی اہمیت

” تو تم با آواز بلند حج کی دعوت دو“

قرآن مجید کی نذر سے بالا آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حج کا عمل فدا لسانی کو کس قدر محبوب ہے کہ اس کی اہمیت و دعوت کا حکم دیا جا رہا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ اللہ کے بندے اس کے فیض سے فیض یاب ہو سکیں

4- حج کا اجر

” حج اور عمرہ اللہ تعالیٰ کے لیے ادا کرو“

” تاکہ وہ اپنے فوائد پا سیں“

نذر سے بالا آیات سے اس بات کا اندازہ بخوبی لگایا

جاسکتا ہے کہ حج کی ادائیگی سے فدا کی فوشنودی
اور بے انتہا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

احادیث کی روشنی میں حج کی اہمیت

1- حج کو جلد سے جلد ادا کرنے کی تلقین:

”تم میں سے جو حج کا ارادہ رکھتا ہو اسے
چاہیے کہ اسے جلد سے جلد ادا کرے“

اس حدیث نبوی سے حج کی ادائیگی کی اہمیت کا اندازہ
ہوتا ہے کہ رسولؐ نے اسے جتنا جلدی ہو سیکے ادا کرنے کا
حکم دیا ہے

2- دائرہ اسلام میں رہنے کی شرط

”اگر تم سے کوئی زاد راہ اور سواری رکھتا
ہو، اس کے باوجود بیت اللہ کا حج نہ کرے
تو چاہے وہ پہوڑی یا صحرا میں رہتا ہو“

صاحب استطاعت شخص کے لیے حج کی ادائیگی
اولین ترجیح ہونی چاہیے

3- حج کا اجر

”حج اور عمرہ انسان کو اس طرح پاک صاف
کردیتے ہیں جسے آگ سونے اور چاندی
کو کوہڑ اور میل سے پاک کر دیتی ہے“

حج کی ادائیگی سے انسان کے تمام گناہ صاف
سوجاتے ہیں

4- جنت کا اصول

”حج مقبول کا صلہ جنت کے سوا کچھ نہیں“

حج کے تمام فرائض صحیح طرح سے ادا کرنے سے انسان
جنت کا مستحق بن جاتا ہے

5- جہاد کا ثواب

”بوڑھوں، کمزوروں اور بچوں کے لئے
حج کرنے کا ثواب جہاد کے برابر ہوگا“

اللہ لوگ جو جہاد میں حصہ لیتے ہیں قاصدوں کے
حج کر لیں ان کو جہاد کے مساوی ہی ثواب ملے گا

حج کے روحانی فوائد

1- تقویٰ کا حصول

جب ایک مسلمان کعبہ کا طواف کرتا ہے تو خانہ
کعبہ کی قربت اور بیت اس کے دل میں اللہ کا ڈر
پیدا کرتی ہے

2- ضبط نفس

حج کے دوران انسان ہر قسم کے گناہوں سے

ابتنا بکرتا ہے جس سے اس میں ضبطِ لفظ کی خصوصیت پیدا ہو جاتی ہے۔

3- مال کی محبت میں کمی

حج کے دوران قربانی کرنے اور حج کے سفر کے اخراجات اٹھانے سے انسان کے دل میں مال سے زیادہ خدا کی خوشنودی کا حصول کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

4- اللہ کے نیک بندوں کی پیروی

حج کے دوران جب سلمان حضرت جابرہ، حضرت البراءیم اور حضرت اسمائیل کی ادا کی ہوئی سنت ادا کرتا ہے تو اس کے اندر اللہ کے نیک بندوں میں شہاد ہونے کی خواہش روز پکڑ لیتی ہے۔ اور وہ نیک انسان بننے کی طرف سفر شروع کر دیتا ہے۔

5- ترکِ لفظ

حدیث شریف ہے

” جس شخص نے حج کیا اور ہر قسم کے فسق سے پاک رہا وہ الیا نبوت لڑے گا جسے اسکی ماں نے ایسا ہی جنم دیا ہو“

یعنی اسکے تمام گناہ صاف ہو جائیں گے اور اسکی لفظ سے گناہوں کا بوجھ صاف ہو جائے گا

حج کے اخلاقی فوائد

1- نظم و ضبط

جب ایک مسلمان حج کے تمام فرائض اور سنت ایک خاص وقت پر ایک خاص طریقہ سے ادا کرتا ہے تو اس کے اندر نظم و ضبط کی تربیت کا آغاز ہو جاتا ہے۔

2- مہر و درگزر

حج کے دوران انسان اللہ کو رازی کرنے کے لیے کوشاں ہوتا ہے تو وہ اس محل کے دوران پیش آنے والے چھوٹے موٹے واقعات کو درگزر کرتا ہے جس سے اسکی اخلاقی تربیت ہوتی ہے۔

3- سادگی

دورانِ حج حاجی حضرات صرف ایک سفید پٹے 'احرام' میں ملبوس ہوتے ہیں۔ جس سے انسان کو سادگی کا سبق ملتا ہے۔

4- باطنی صفائی / تہارت

دورانِ حج حاجی حضرات اپنی باطنی تہارت کا خاص خیال رکھتے ہیں جس سے انکی اخلاقی تربیت ہوتی ہے۔

حج کے اجتماعی فوائد

1- بھائی چارے کی فضا

حج کے دوران مختلف علاقوں سے آئے لوگ ایک سیاق و سباق میں اکٹھے ہوتے ہیں اور وقت آنے پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں جس سے بھائی چارے کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔

2- وحدت ملی کا جذبہ

تمام مسلمان ممالک سے آئے لوگ بنا کسی قوم و حضرانیت کی پابندی کے ایک ہی جگہ لباس میں مل جاتے ہیں جو کہ ایک واحد ملت اسلام کا منظر پیش کرتے ہیں۔

3- مسلمانوں کی سیاسی قوت کا مظاہرہ

تمام ممالک اسلام کے لوگوں کا یہ اتہاد ایک بین الاقوامی سطح پر ایک پیغام بھیجتا ہے کہ مسلمان ایک ہیں اور وقت آنے پر متحد ہو کر ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔

4- اقتصادی فوائد

حج کے موقع پر مکہ اور مدینہ عالمی تفریحی بن جاتے ہیں اور دنیا کے ہر کونے سے آئے مسلمانوں کو اپنے علاقے کی نمائندگی تجارت کا موقع ملتا ہے۔

5- علمی فوائد

مختلف علاقوں سے آئے مسلمانوں کے آپس میں ملتے جلتے ہیں

دنیا کے لڑکوں کے تیز و تھلا سے متعلق معلومات
ملتی ہیں

حرف آخر

حج، اسلامی عبادات میں ایک بنیادی
حیثیت رکھتا ہے۔ یہ حیثیت قرآن اور حدیث کی
روشنی میں بخوبی واضح ہے۔ حج کی یہ ایسی ایک
مسئلوں میں مرکزی اخلاقی، روحانی اور سماجی حیثیت
کو بے پناہ میں اس کے کردار سے بخوبی واضح ہو جاتی
ہے۔

سوال بنی کریم پیغمبر امن و سلامتی میں دلائل سے وافح کریں؟

جواب تعارف

اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے جنت
محمد اسلام کی تعلیمات کی حیثی جاتی تصویر پیش
کرتے ہیں۔ لہذا اس بات میں کوئی اچھتیا نہیں
کہ حضور کے ہر عمل سے امن و سلامتی کا سبق
ملتا ہے۔ ویسے کہ حضرت محمد کی نیات مبارکہ ایسے
دلائل سے کھیلے ہوئے ہیں جن سے حضور کے پیغمبر امن
ثابت ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا لیکن
وقت کی کمی کے باعث مذہب ذیل واقعات
کے ذریعہ حضرت محمد کے پیغمبر امن ہونے کے
ثبوت کو کوزے میں بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے

بنی کریم پیغمبر امن

بچپن سے لے کر آٹ کے وصال تک ایسے
لٹی واقعات پیش آئے جو آپ کے پیغمبر امن
ہونے کے گواہ ہیں ان میں سے چندہ چندہ
واقعات مذہب ذیل میں

1- حلف الفضول

آپ ابھی لڑکپن میں ہی
تھے کہ آپ حلف الفضول نامی معاہدے میں
شریک ہوئے، یہ معاہدہ زبیر بن العویدہ کے طلب
کی جھاگ ڈور کے نیچے میں ہو گیا، اس معاہدے
کے ذریعہ قریش کے کچھ قبائل نے زیادتی ہونے

کی صورت میں مکہ میں تجارت کی غرض سے
اکھڑے تاجر قحزات کے دفاع کا فیصلہ کیا۔ حضور
کی لوگ عمر بیومن کے باوجود اس معاہدے میں شرکت
احسن کی کوششوں میں بڑھ چڑھ کر شرکت کرنے کا
ثبوت ہے۔

2- حجر اسود کی قنبد

مکہ میں خانہ کعبہ
کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا۔ جب حجر اسود کو
خانہ کعبہ میں نصب کرنے کی باری آئی تو
عرب قبائل میں پھوٹ پڑ گئی۔ بات چلنے لگے
تک جا رہی تھی۔ ایسے موقع پر حضرت محمدؐ نے
تجوئزدی کے حجر اسود کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر
چانوں کو نہ مختلف قبائل کے سرداران کے پاس
میں دے دیا جائے۔ اس طرح یہ مسئلہ بھی
پرامن طریقے سے حل ہو گیا۔

3- بیت عقبہ اول اور دوم

حضرت شبلی نعمانیؒ اپنی
کتاب سیرت النبیؐ میں بیان کرتے ہیں کہ
بیت عقبہ سے فتنہ گروہ مکہ میں تجارت
کی غرض سے آئے تھے۔ آیت نے آنے والے
ایک ایسے گروہ کو اسلام کی دعوت دی۔
ان حضرات میں سے ایک عمر بن عبد شمسؓ ان کی تعلیم
کے لیے ان کے ہمراہ روانہ کیا۔ ایک بیت
حضورؐ کی تعلیمات سے شدید متاثر ہوئے۔

اور آپ کو مدینہ آنے کی دعوت دی، حضورؐ نے مکہ
کی جانب ہجرت کر کے اہل مکہ سے لڑائی سے اجتناب
کیا اور ان کی راہ ہرادی گئی۔

4- اہل مکہ کے ظلم و ستم کو برداشت کرنا

اہل مکہ نے آپؐ کے اعلان نبوت
کے بعد آپؐ کا سینا دھج کر دیا، آپؐ مکہ کے لوگوں
کے ظلم و ستم کو چھپ چاہ کر برداشت کرنے لگے۔ رحمت
للمصلحین میں مولانا اویس الدین خان بیان
کرتے ہیں کہ اہل مکہ نے آپؐ کے راستے میں گھڑا ڈالنے
سے لے کر آپؐ کے اوپر دورانِ عبارت غلاظت ڈالنے
تک ہر طرح سے آپؐ کو اذیت دی، مگر آپؐ نے کبھی
بھی اینٹ کا جواب پتھر سے نہ دیا، یہ بات ان کے سفر
اسن بیونے کا ثبوت ہے۔

فریاد ہے تین زبان بکیاں ٹنٹیاں نہ ہا میں ظلم
آپنے گھر جاٹے، ہیرا تیاں دے جم

5- ہجرت حبشہ

جب مسلمانوں پر یونے والا ظلم
حد سے تجاوز کر لیا تو جاٹے ظلم و جنگ کو فریغ
دینے کے حضورؐ نے مسلمانوں کو حبشہ کی جانب
ہجرت کرنے کا حکم دیا، ہجرت حبشہ کا واقعہ اس
بارت کا گواہ ہے کہ مسلمانوں نے بے انتہا ظلم
بسنے کا باوجود بھی کفار سے جنگ کی بجائے اس
کو ترجیح دی

6- شبِ اہل طالب کا واقعہ

جب کفار کا ظلم اپنی حد سے بڑھ گیا تو مسلمانوں کے پاس مکہ سے باہر ایک گھاٹی میں جا کر رہنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ مسلمان تین سال وہاں بنا لسی تجارت یا امداد کے رہے۔ قریش مکہ نے مسلمانوں کے لئے جینا پر طریقہ سے مشکل بنا دیا اس کے باوجود بھی مسلمانوں نے جنگ کی بجائے اس کو ترجیح دی۔

7- ہجرتِ حبشہ سے سفرِ طائف

رسالتِ انبی میں محمد اسلام ندوی واقعہ طائف کا تفصیلاً ذکر کرتے ہیں: حضورؐ نے اسلام کی اشاعت کے لیے مکہ سے طائف کا سفر کیا۔ مگر اہل مکہ کی ناراضگی کے خوف سے اہل طائف نے حضورؐ کی دعوت کو ٹھکرا دیا اور کچھ اہل بائیس لوگ حضورؐ کو پھرتارنے لگے۔ جس سے حضورؐ کے چہرے خون سے کھری گئے۔ اس موقع پر حضرت جبریلؑ آپ کے پاس آئے اور اہل طائف کو تباہ و برباد کرنے کی اجازت چاہی۔ حضورؐ نے دنگزد سے کام لیا اور ان کے حق میں دعا کی۔ اس طرح یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ سب بد حالانہ میں بھی حضورؐ نے اس مسالمتی کو فروغ دیا۔

8- ہجرتِ حبشہ

جب اہل مکہ کا ظلم اپنی حد

پھر بیچ گیا اور وہ حضورؐ کے خلاف مختلف سازشوں
میں مشغول ہو گیا تو حضورؐ نے مدینہ کی جانب
ہجرت کا فیصلہ کیا اور جنگ کنجاہ میں ابن کو ترجیح
دی

9- میثاق مدینہ

مولانا شبلی نعمانیؒ
سیرت النبی میں بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے مدینہ
جائے کے بعد اس اور خزیمہ قبائل میں صلح کروائی
یہاں پر اور انصار کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم کیا
اور مدینہ میں رہنے والے تمام قبائل بشمول یہودی قبائل
کے ساتھ میثاق مدینہ کیا جس سے مدینہ پر یہودیوں
علاقہ کے قبائل سے حملہ ہونے اور کائنات کم ہو گئی
اور اس وسیلہ اختی کو فروغ ملا

10- غزوات میں ابن کو ترجیح

غزوات الرسول میں ابن
کثیر بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے جنگ کے نظریہ کو
بدل کر رکھ دیا اور یہاں قتل و غارت کے قتل اور
فصلہ کو ختم کرنے کے لئے جنگ لڑنا جائز قرار دیا
لیں بھی قوم سے جنگ کرنے سے قبل بھی حضورؐ سے اس
صلح کی دعوت دینے لگے اس سے یہ بات واضح
ہوتی ہے کہ حضورؐ نے جنگی حالات میں بھی ابن کو
ترجیح دی

11- صلح حدیبیہ

کا یہی ہیں مسلمانوں نے

عمرہ کی سنت سے مکہ جانے کا ارادہ کیا۔ مکہ
 والوں کو جب یہ اطلاع ملی تو غلام فہمی کی بنا پر
 اسے مکہ پر حملہ نہ ہو لیا۔ حضورؐ نے ٹرائی سے
 اجتناب کرنے کے لئے اپنے قافلے کا رخ تبدیل کیا۔
 اور حنین سے مقام کبر ایل تک سے ایک معاہدہ
 کیا، جس میں دس سال تک جنگ پُر پابندی
 اور جسی شرائط شامل تھیں، معاہدہ یہ معاہدہ
 مسلمانوں کے خلاف کفار کا ملر حضورؐ نے اس
 کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس معاہدہ کو قبول کر
 لیا۔

۱۲- مختلف بادشاہوں کو خطوط

صلح حنین کے ذریعے قائم ہونے
 والے اس کی وجہ سے مسلمانوں کو دفاع سے
 بیٹ کر دوسرے معاہدوں پر توجہ دینے کا موقع
 ملا۔ حضورؐ نے مختلف سلطنتوں کے بادشاہوں
 کو خطوط ارسال کر کے اسلام کی دعوت دی
 اور جنگ کی بجائے پرامن طریقے سے اسلام کی
 اشاعت کی کوشش کی۔

۱۳- فتح مکہ

الریحق المنتقم من مولانا
 صفی الرحمن مبارک پوری لکھے ہیں کہ فتح
 مکہ کے موقع پر حضورؐ ایل قریش سے جہاں سلاطین
 چاہے کر سکتے تھے، یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے
 حضورؐ کو اذیت دینے کا کوئی موقع نہ دیا
 تھا۔ اس کے باوجود حضورؐ نے ایل

مکہ کے لیے عام معافی کا اعلان کیا .

۱۴ - عام الوفود

۹ ہجری میں حضورؐ نے لٹی
وفود کی مہمان نوازی کی . دنیا کے مختلف کونوں
سے آئے وفود کو اسلام کی ہر این طریقے سے دعوت
دی گئی . فتح مکہ کے بعد مسلمان بائوت قوم کی
صورت اختیار کرتے تھے مگر اس کے باوجود بھی حضورؐ نے
ہر این طریقے سے اسلام کی ابتداء پر زور دیا .

حاصلِ کلام

مذرب بالا واقعات کی روشنی
میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضورؐ نے ہر مکن
طریقے سے این امتی کے فروع کے لئے کام کیا .
جائے اس کے لئے آپ کو لیو لیان یونا پڑا یا پھر
اپنے بندین دشمنوں کو صاف کرنا پڑا . حضرت
محمدؐ کی زندگی آنے والے تمام سالوں کے لیے این
وسعتی کا لیٹین ٹھونہ ہے .